

ذرّہ افشاں

حقیقی نیر وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۹ — جلد ۱۱ | لودیانہ یکم مارچ سنہ ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کی نسبت مشہور ہے کہ جلال آباد سے ہندوستان میں بھی آئینگے = **حیدرآباد** کا انتظام سر اسٹوارٹ بیلی صاحب کے سپرد کیا گیا = **سوڈان** میں مہدی کاذب کی فتوحات بڑھتی جاتی ہیں = **شاہ** سیام کا وزیر مر گیا = **خاص** ملاحوں کے واسطے کلکتہ میں ایک گرجا تیار ہوگا = **امیر** کابل نے ایک خاص سفارت شنواریوں کی طرف روانہ کی ہے = **فرانس** میں نئی وزارت مقرر کرنے کا اختیار جے فری صاحب کو دیا گیا = **انگلستان** نے خدیو مصر سے ۲۰ لاکھ روپیہ انتظام جدید کی عوض طلب کیا ہے = **سر** آرتھر گارڈن صاحب لنکا کے گورنر مقرر ہوئے ہیں = **سوات** میں خانہ جنگیاں کھلے فسادوں تک آپہونچی ہیں = **خدیو** مصر تخت سے کنارہ کشی کرکے اپنے فرزند کو حکومت دینے والے ہیں = **زنانہ** طبی مدرسہ قایم کرنے کے لئے بمبئی میں ۳۰ ہزار روپیہ جمع ہوگیا ہے = **تجویز** ہے کہ پنجاب کے میونسپل بورڈوں کے جو لوگ ممبر مقرر ہوں انکو کسیقدر تنخواہ بھی دیجاوے = **ریاست** کپور تھلہ کے مرحوم راجہ کی بٹیی کی پیرس میں ایک انگریز سے شادی ہونیکی خبر تصدیق ہوگئی ہے = **لارڈ** نرن کی رائے میں مصر پر مستقل انگریزی قبضہ ہونا چاہیئے = **بھگوان** سنگھ کوکہ کی گرفتاری کیواسطے جسنے ایک کانسٹیبل کو موضع بہنی ضلع لودیانہ میں قتل کیا تھا تین سو روپیہ کے انعام کا اشتہار جاری ہوا ہے = **زار** روس ماہ مئی سنہ ۸۳ء میں تخت نشین ہونگے = **عمائد** بمبئی کے جلسہ نے لارڈ رپن کی توسیع ایام حکومت کیواسطے حضور قیصر ہند کی خدمت میں درخواست کی ہے = **سرکار** انگریزی نے شاہ برہما کے عہد نامہ کو بحال منظور کیا = **بغداد** کے دو کانداروں میں بوجہ تبدیل وزن سخت برہمی ہے گورنر بغداد تحقیقات کیواسطے بصرہ گیا ہے = **شاہ** ایران نے روس کو لکھا ہے کہ جو ریل تمہاری ہرات تک تیار ہوگی اُس سے جو میرا نقصان ہوگا وہ تمکو دینا پڑیگا = **لداخ** کے گورنر مسٹر جانسین جو گورنمنٹ کشمیر کے ملازم تھے اور اشتباہ تھا کہ وہ زہر سے ہلاک کئے گئے ہیں سو غلط ہے = **ٹانکین** کی بابت فرانس اور چین میں جنگ ہوا چاہتی ہے = **حاکم** جلال آباد نے امیر کابل سے عرض کیا ہے کہ تم انگریزوں سے ہرگز مخالفت نکرو = **خیبریوں** نے عہد کر لیا ہے کہ اگر امیر کابل ہمکو تعایا وظایف اب ادا نکرینگے تو ہم خیبر کا راستہ بالکل بند کر دینگے =

سلطان روم نے اپنے وزرا سے صاف کہدیا ہے کہ جسطرح مصر کے معاملہ میں انگریز اپنی کارروائی کرنا چاہیں کرنے دو = **مہاراجہ** صاحب بہادر والی پٹیالہ نے رپن ہسپتال کے چندہ میں ۱۰ ہزار روپیہ داخل کیا ہے = **اخوند** سوات کا بیٹا جو رحمت اللہ خان سے جنگ کر رہا تھا فتحیاب ہوگیا ہے = **قوم** ملک خیل وزکی خیل وکوکی خیل افریدیوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہرگز امیر کابل کو خیبر کے راستہ سے گذرنے نہ دیا جاوے = **گل** خان لوٹیرے نے صاحب کمشنر بہادر پشاور کے گھوڑے تا حال واپس نہیں دئے بلکہ افغانستان کو روانہ کر دئے ہیں = **روس** کا ایک سفیر صوبہ آرمینیا میں کھلے طور سے بغاوت پھیلا رہا ہے = **لاہور** میں ۱۵ فروری سے ایک ہائی اسکول لڑکیوں کا جاری ہوگیا ہے = **جلال** آباد میں امیر کابل نے گرد و نواح کے تمام سرداروں کو طلب کیا تھا سو خیبری سرداروں نے جانے سے صاف انکار کر دیا ہے = **روسیوں** نے ترکمانوں کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے = **ایوبخان** کے جاسوس افغانستان کی طرف روانہ ہوگئے ہیں = **قندھار** اور اُسکے گرد و نواحی سردار ایوبخان کے طالب ہیں = **ہرات** کا حاکم وصول مالگذاری کر رہا ہے مگر افغانی زمیندار انکار کرتے ہیں اور نہیں دیتے ہیں =

نور افشاں

صداقت کی تلاش اور تعصب

یہہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ہر ایک انسان کو واجب ہے کہ الٰہی صداقت کا علم یا گیان حتی المقدور حاصل کرے۔ اِس امر میں ادھورے علم پر اکتفا کرنا جبکہ اسکے حصول کے وسایل موجود ہوں نہایت ہی صریح نادانیوں میں سے ایک سخت نادانی ہے اور جو لوگ دیگر مذہب یا کتاب یا وسیلہ سے اِس گیان کے حصول یا تلاش کو حقارت کا کام تصور کرتے ہیں یا عار سمجھتے ہیں وے اپنی اِس نادانی کے فعل سے اپنی جہالت اور علمی تنگ دلی بلکہ گمراہ کرنے والے تعصب کا ثبوت دیتے ہیں۔ شاید بعض مسیحی ایسے تنگ دل ہوں مگر مسیحی مذہب اُسکا سخت مخالف ہے یا الٰہی صداقتوں کی تلاش حصول اور اُسکے مطابق سچا عمل مسیحی تعلیمات کا مرکز ہے۔ اِس امر میں مسیحی مذہب کے علاوہ اَور مذاہب بادی النظر ہی میں تنگ دلی کی تعلیم دیتے ہیں۔ انہیں بیجا حقارت ناواجب تنگ دلی کی تعلیم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ مسیحی مذہب کی دینی کیا بلکہ الہامی کتابوں سے ڈرنا اور عجیب کنارہ کشی کرنا جیسا کہ بارہا دیکھنے میں آیا ہے اِس امر کا بدیہی شاہد ہے۔ ہمارا کیا بلکہ بہتوں کا مشاہدہ ہے کہ خاصے لکھے پڑھے اہل ہنود تعلیم یافتہ اہل اسلام کے ہاتھ میں اگر اتفاقاً بائبل آگئی ہے تو کھولتے ہی اور سرورق پڑھتے ہی اِسطور سے رکھ دیتے ہیں جیسا کوئی انسان آگ کا انگارا ڈالدیتا ہے اپنے مذہب کے علاوہ دینی گیان کے حصول کیا بلکہ نام سے اِسقدر ڈرتے ہیں جیسا کہ لوگ موت سے ڈرا کرتے ہیں۔ مگر سخت تعجب اور حیرت تو یہہ ہے کہ بجائے اسکے کہ اپنی جہالت کے شرمندہ اور قایل ہوں اپنے علم یا گیان کی ترقی کو عار سمجھتے ہیں اور اُس سے صید خایف کی طرح روبہ گریز بھاگتے ہیں۔ اگر جاہل اور ناخواندہ کا یہہ حال ہوتا تو اِسقدر حیرت نہ ہوتی لیکن یہہ حال تو پڑھے گنوں کا ہے۔ انکا ہے جن پر ہندوستان نازاں اور شیدا ہے انکا ہے جن پر اہل ہند بڑا بھروسہ رکھتے ہیں +

مغربی علوم۔ مغربی فنون۔ مغربی ٹریجڈی۔ مغربی السنہ مغربی فلاسفی۔ مغربی وغیرہ وغیرہ کے حصول کی اِسقدر آرزو اِسقدر چرچا کہ خدا کی پناہ اور انہیں مغربیوں کا مذہب جو ان سب خوبیوں کا منبع ہے اُسکی یہہ حقارت۔ اے اہل ہند۔ اے ہندوستان کے طالب علموں جائے افسوس۔ ایسی کم حوصلگی ایسی تنگ دلی خصوصاً مذہب کے بارے میں طالب علمی کے نام پر بٹہ لگاتا ہے۔ کیا طالب علمی کے یہی معنی ہیں کہ علم کے حصول کو حقارت اور اُسکے وسایل کو تحقیر کی نظر سے دیکھیں اور اُس سے کنارہ کشی کریں۔ سچی طالب علمی سے مراد فراخ دلی صداقت کی تلاش۔ تعصب کی حقارت سچے گیان کا حصول ہے خواہ کہیں سے دستیاب ہو جائے غور ہے کہ اہل ہند کی علمیت اِسوقت برائے نام ہے۔ اِسمیں کچھ حقیقت نہیں ہے اور اگر اہل ہند نے تعصب نہ چھوڑ دیا اور ہر جانب سے علم حاصل کرنیکی طبیعت نہ بنالی تو یہی حال ہمیشہ تک رہیگا۔ واقعی یہہ الزام ایک بھاری الزام ہے مگر یاد رہے کہ جب تک تعصب سے خالی اور حقیقی علمیت کے ثبوت نہ ملیں یہہ الزام اہل ہند کے ذمہ رہیگا۔ شاید اہل ہند کے طالب علم اِس امر سے واقف نہیں کہ وے مسیحی کتب الہامیہ کے مطالعہ کے انکار سے کسقدر علم کا نقصان کرتے ہیں۔ یورپ کی زبان۔ یورپ کی تاریخ۔ یورپ کا انشا اِسقدر بائبل کے متعلق ہے کہ کوئی طالب علم اِن تینوں علموں کو جب تک کہ بائبل کے مضامین اُسکے ذہن نشین نہ ہوں بخوبی سمجھ نہیں سکتا ہے۔ انگریزی زبان کے محاورات و استعارات و اشارات کو بغیر بائبل کے علم کے سمجھنا ایک امر محال ہے اور ناممکن ہے کہ ایسا طالب علم انگریزی زبان میں ماہر ہو۔ کیا باعث ہے کہ مشن سکولوں کے پاس شدہ طالب علم خصوصاً مسیحی طالب علم اکثر کالجوں میں انگریزی انشا لٹریچر۔ محاورات گورنمنٹ اسکولوں کے طالب علموں کی نسبت زیادہ سمجھتے ہیں۔ اُسکا باعث بدیہی ہے اسواسطے کہ وے بائبل سے کم و بیش واقف ہیں +

یہی حال تاریخ کا ہے۔ وہ طالب علم جو تاریخ کو اِس غرض سے پڑھتا ہے کہ صرف واقعات کا سلسلہ جانے صرف یہہ جانے کہ فلاں زمانے میں کسنے حکومت کی کونسی کونسی لڑائیاں ہوئیں۔ کیا وقوع میں آیا وغیرہ وغیرہ حقیقت میں طالب علم نہیں ہے پر جھوٹھا دعویٰ رکھتا ہے۔ علم تاریخ کے حصول کی اول غرض یہہ ہے کہ واقعات کے اسباب معلوم ہوں اور اِن اسباب کی مختلف تاثیر اُنکا جو کچھ کہ مختلف قوموں میں ہوئی ہو پتہ نشان دریافت ہو۔ اب انگریزی تاریخ میں سب سے بڑی اور اعلیٰ تاثیر کرنیوالی طاقت بائبل ہوئی ہے اور جو کوئی انگریزی تاریخ کو بائبل بند کرکے یا دوسری عبارت میں یوں کہیں کہ بغیر اُسکے مطالعہ کے پڑھتا ہے بلاشبہ اُسکا علم اِس علم میں بالکل ناقص ہے اور اگر تاریخ دان ہونیکا دعویٰ کرے تو بالکل لغو ہے +

ہم اِس مضمون پر کہ ہندوستان کے طالب علموں کو ضرور ہے کہ انگریزی بائبل سے واقف ہوں پھر کبھی لکھینگے (شاید آیندہ ہفتہ میں) اِس جگہہ تو اِس تحریر سے ہماری یہہ غرض ہے کہ اِس بیفایدہ بلکہ نقصان دہ تعصب کی طرف جسکو اہل ہند نے اب تک اپنے دلوں میں جگہہ دے رکھی ہے توجہ دلادیں اور آگاہ کریں کہ یہہ تعصب حقیقی علم کے حصول میں سد سکندری کا کام کرتا ہے اور نیز یہہ کہ یہہ بیجا حقارت کہ جسکا ظہور بارہا اہل ہند کی زبان سے نمایاں ہوتا ہے تعصب و جہالت قلبی کا واضح نشان ہے +

ہم بڑے افسوس سے لکھتے ہیں کہ حکام بمبئی نے ہز جناب بیجر بکر صاحب اور اُنکے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ تمام مسیحیوں بلکہ تمام صلح کل اہل ہند کو چاہیے کہ اِس موقع پر حکام بمبئی کے لئے خدا سے دعا کریں تاکہ یہہ اپنی اِن بیفایدہ اور ناواجب حرکت سے باز آویں۔ درحقیقت مسیحیوں کے لئے یہہ مصیبت ایک نئی مصیبت نہیں ہے ہمیشہ سے خدا کے بندے ایسی ایسی تکالیف بلکہ اِنسے بھی



روسیوں کی تحقیقات بجانب ہرات

ذیل کا اقتباس ایک مضمون سے لیا گیا ہے جسکو ابھی حال میں سر ہنری رالنسن صاحب نے رایل جاگرفیکل سوسائٹی میں پڑھا تھا۔ مضمون ہذا میں ایم آلسر کی مہم کا ذکر ہے جو اُنہوں نے ماہ اپریل [illegible] میں کی تھی چنانچہ اب اُس مہم کے حالات شایع کئے گئے ہیں +

سر ہنری رالنسن صاحب لکھتے ہیں کہ دریائے مرغاب اور دریائے ہری رود کے مابین جو ملک ہے اُس سے ابتک بہت کم واقفیت تھی۔ دریائے مرغاب پر مرو کے جنوبی جانب چند آبادیاں ہیں شلاً ریلوتان اور پنج دیہ اور بالا مرغاب جانب جنوب بیرو پاسس پہاڑ کی پشت پر جمشیدی اور تیموری آباد ہیں مگر مرغاب کی مغرب کی طرف دریائے ہری رود تک ایک بھی آبادی نہیں ہے اور جسقدر قلعہ جات دریائے خشک پر واقع تھے اب انکو وہاں کے باشندوں نے بالکل ترک کر دیا ہے چنانچہ وہ ویران پڑے ہیں مرو سے ہرات کو جو راستہ اِس دریائے کے کنارے ہے اُسکا ذکر تیکسپیر اور ایبٹ صاحب کر چکے ہیں لیکن جو حصہ ملک دریائے ہری رود اور خشک کے مابین واقع ہے وہ بالکل غیر معلوم تھا اور کوئی یورپین وہاں نہیں گیا تھا۔ وہاں کے تو شریر سرداری جانتے تھے جب کبھی وہ حملہ کرتے تھے تو ہمیشہ اِس ملک میں ہو کر گذرتے تھے اور اس وجہ سے کسی شخص کو خشک اور ہری رود کے مابین آباد ہونیکی جرأت نہوئی۔ جو کچھ دو چار قلعہ وہاں تعمیر ہوئے تھے وہ سب ویران ہو گئے ہیں اور نیز وہاں کے راستے اب قابل گذر ہو گئے ہیں مگر آجکل اِس ملک میں زیادہ حفاظت ہے اب مرو کے لوگوں کا عام پیشہ ڈکیتی نہیں رہا اب اُنکو فقط متفرق چھوٹے چھوٹے گروہ کرتے ہیں۔ اِس بات کا کہنا مشکل ہے کہ اگر کسی مختصر روسی کاروان سے ملاقات انکی ہو جاتی ہے تو وہ انکار کرتا تو اُس کاروان کے ساتھ کیا ہوتا مگر ایم آلسر کی خوش قسمتی سے فقط باشندگان سرداوہ افغانستان والوں سے ملاقات ہوئی جنکے ساتھ اُنہوں نے ایسانی معاملے کرنا بلکہ پہلی ملاقات میں انکو کسیقدر خطرہ تھا +

جس راستہ سے ایم آلسر صاحب راستے تھے اُسکا مقابلہ دیگر راستوں کے ساتھ کرنے سے جنکی بابت انکو حالات دریافت ہو گئے تھے صاحب موصوف اپنی یہہ رائے قائم کرتے ہیں کہ جس راستہ میں ہو کر جا رہا تھا اُس سے بڑھکر سہل اور نقصان اور عاشق آباد اور ہرات کے درمیان کوئی نہیں ہے۔ جو راستہ سرخس سے مشہد ہو کر ہرات آیا ہے اُس راہ میں بہت سے فوائد ہیں کیونکہ وہ آباد اور زرخیز ملک میں ہو کر گذری ہے مگر ان راستوں کے سلسلہ پہاڑ کو طے کرنا پڑتا ہے پس اگر ان پہاڑوں میں ہو کر کوئی سڑک تیار کیجاوے یا اگر کوئی ریل نکالی جائے تو بہت محنت کرنی پڑے اور عاشق آباد و مشہد کے درمیان جو راستہ ہیں وہ اور بھی خراب ہیں کیونکہ انکو دامن کوہ ہو کر گذرنا پڑتا ہے اور درہ گرماب جو گوک تیپ اور تجند رود کے مابین واقع ہے اور سب سے آسان سمجھا جاتا ہے اگر اُس سے ہو کر ریل نکالی جاوے تو عظیم دشواریاں ہیں اور جو کچھ انہیں صرف ہوگا اُسکا معاوضہ اُن فوائد سے مشکل ہو سکتا ہے جو بجائے ایک کے زیادہ آباد اضلاع خراسان میں تجارتی داد و ستد بڑھ جانے سے ممکن ہیں اگر تھوڑے دنوں میں کوئی ریل بنجاوے تو سرخس کے راستہ کو ترجیح دینے میں کوئی پس و پیش نہیں ہو سکتا ہے مگر عاشق آباد اور ہرات کے درمیان سرخس ہو کر کوئی ریل نکالیجاوے تو اُسکا فاصلہ (۳۹۰) میل کا ہوگا۔ منجملہ اسکے اول دو سو میل اور آخری ۹۰ میل میں تو تودوں کی مطلق حاجت نہوگی اور درمیان میں ایک سو میل تک اُس سے زیادہ تودوں کی ضرورت نہ ہوگی جو عموماً یورپ و روس میں ہوا کرتی ہے چنانچہ اِس ملک میں اکثر کہیں ہموار زمین اور کہیں پہاڑی ملک ہو کر ریل گئی ہے۔ درحقیقت یہ نہایت آسان ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ اسمیں کسیقدر تودوں کی ضرورت ہوگی اگر درخت پہاڑ و نہیں ہو کر کوئی ریل نکالنا منظور ہو تو جہاں وقت کو تعلق ہے پہاڑی حصہ کی تعمیر (جسمیں بعض ڈھالو چٹان ہے جو ایسے راستوں میں عموماً رکھی جاتی ہیں) باقی دو ہموار حصوں کی تعمیر سے پیچھے نہیں پڑسکتے رہنا چاہئے پس ایسی راستہ میں یہہ ایک نہایت فایدہ کی بات ہے جو اور کہیں ممکن نہیں ہے +

ایم آلسر کی تجسس کے نتایج پر نظر ثانی کرنے سے سر ہنری رالنسن صاحب اپنی یہہ رائے تحریر کرتے ہیں۔ ایم آلسر نے عاشق آباد اور ہرات کے درمیان جو سیاحت کی ہے اُسکی نسبت صاحب موصوف نے ایک رپورٹ تحریر کی ہے وہ نہایت دلچسپ اور چونکہ وہ ذرا بھی خود فروشی یا خود نمائی کی راہ سے نہیں تیار کیگئی ہے اسوجہ سے جغرافیہ دانوں کی نگاہ میں اُسکی اور بھی زیادہ قیمت بڑھ گئی ہے۔ اب ایم آلسر نے وہ گم شدہ راہ مہیا کر دی ہے جو روس اور ہندوستان کے درمیان سلسلہ آمد و رفت میں نہ تھی اور اِس امر کی نسبت جو کچھ غلط فہمیاں تھیں وہ سب دور کر دیں اور ہم لوگوں کو پہلی مرتبہ اُس حصہ ملک کا صحیح نقشہ دیا ہے۔ بارہا میں نے اِسی حال میں اور نیز دیگر ایک جلسوں میں نہایت رنگین بیانات سُنے ہیں کہ اِس مقام پر بغیر رستہ کے بیابان ہیں اور ایسے ایسے سلسلے دار پہاڑ ہیں کہ اُنپر کوئی چڑھ نہیں سکتا ہے اور ان سب باتوں کو خدا نے بطور ایک شی حایل کے ہندوستان اور شمال و مغرب کے درمیان عمود کر دیا ہے کہ کوئی اِدھر نہ آنے پاوے +

میں نے ماہ گذشتہ کے رسالہ نینٹینتھ سنچری میں اپنے یہاں کے ایک نہایت فہمیدہ اور تجربہ کار پولیٹکل مضمون نگار کا ایک آرٹیکل پڑھا تھا اُسکا مطلب یہہ تھا کہ روسی کبھی ہندوستان کی طرف نہیں بڑھ سکتے چنانچہ اِس مضمون نگار کا بیان ہے کہ وہ غیر شایستہ اقوام سے مقابلہ ہو جانا اور اُنکو مغلوب کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لینا اور بات ہے اور ایک بڑے سلسلہ پہاڑ کو اِس غرض سے طے کرنا کہ ایک شایستہ قوم کی سلطنت پر حملہ آور ہونا دوسری بات ہے مگر یہہ بڑا سلسلہ پہاڑ جسکو اِس کم فہم فرقہ کے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے لئے ایک سد سکندری ہو جائیگا وہ بموجب بیان ایم آلسر کے محض ایک ختیر سلسلہ رتیلے پتھر کا ہے اور اُسکی بلندی ایک ہزار فٹ ہے جو دو گھنٹہ میں طے ہو سکتی ہے +

ایم لسر نے اور کچھ نہ کہا سوائے اس عام خیال کے بالکل کریگے کہ جو پہاڑ کابل کے شمال میں واقع ہیں انکی بلندی ۲۰ ہزار فٹ کی ہے اور برابر مغرب کی طرف چلے گئے ہیں۔ ایم صاحب موصوف نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک اہم آدمی خدمت کی ہے بلکہ انہوں نے اس سے زیادہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک جنرل اور جغرافیہ دان کی نگاہ سے روس کے بڑھنے کا راستہ (جو گذشتہ اور آیندہ زمانہ میں ہوگا) بحر کاسپین سے عاشق آباد اور عاشق آباد سے سرخ اور سرخ سے ہرات تک کھینچ دیا ہے اور ثابت کو بھی بخوبی دکھلایا ہے کہ جہاں تک دنیوی مشکلات کو تعلق ہے وہاں تک کوئی وجہ نہیں ہے کہ کبھی آیندہ بلکہ چند مہینوں میں برابر بحر کاسپین سے افغانستان کی دارالحکومت (ہرات) ریل تیار کر دیجاوے۔ اس بیان میں یہہ بھی ایک رائے شامل کرتا ہوں کہ اگر ایک مرتبہ یہہ ریل تیار ہوگئی تو پھر کوہ قاف کے صدر مقام سے ہرات تک تجارتی مال و اسباب لانے میں ایک ہفتہ کافی ہوگا +

ایم لسر کی نسبت یہہ بیان مختصر کیا جاتا ہے کہ مقام سرخ سے دریائے ہری رود ہوکر صاحب موصوف دریا کے کنارے کنارے کم و بیش ۳۰ میل تک چلے آئے ہیں۔ اسکے بعد وہ ملک کے اندر مشرق کی طرف مڑے ہیں۔ یہہ حصہ ملک کا ایسا ہے کہ جہاں ایک انسان بھی نظر نہیں آتا ہے اور گاہ گاہ قریب ۷ میل کے دروہ درخت کے نیچے چاہ اور کاریز واقع ہیں۔ اسی دروہ ہوکر دریائے مسس پہاڑ کا بڑا سلسلہ جاتا ہے جو یہاں گھٹکر بالکل حقیر پہاڑیوں کی صورت ہوگیا ہے اور اسکی بلندی ۹ سو فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس دروہ کے چڑھنے اور اترنے میں ایک میل سے زیادہ فاصلہ نہ ہوگا اور جملہ باقی فاصلہ سلسلہ پہاڑ ہندوکش کے شمال سے رہا تنگ ہوکر دریا کے ہر تک دور مستقل افغانوں کی آبادی ہے اور نیز جہاں سے ہرات کا میدان شروع ہوتا ہے فقط ساڑھے ۳۰ میل ہے۔ اس مقام پر کل دشواریاں ختم ہو جاتی ہیں اور یہاں سے چار گھوڑے کی گھی ہم لوگوں کی چمن کی چوکی تک جو درہ خجک کے متصل پشین کے شمال میں واقع ہے دوڑا کر لائی جاسکتی ہے +

قطع نظر رکھکے دو ایک اور باتیں بدخشیں کی ریاست کی نسبت اسوقت کہی جاسکتی ہیں گو یہہ قطعہ ملک دریا سے لیکر اسقدر شمال تک جہاں ترکمانوں کا بیابان واقع ہے فی الحال بالکل ویران ہے کیونکہ یہاں تکی اور سرخ اور تکیہ برابر ۴۰ برس سے لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کرتے ہیں تاہم اسمیں شک نہیں ہے کہ کل بدخشیں صاف طور سے ریاست افغان ہے اور سرحد ایران دریائے ہری رود سے قایم ہوئی ہے ترکمانوں کو کسی اور زمین سے واسطہ نہیں ہے جو سرحد بیابان کے اسطرف واقع ہیں لہذا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایم لسر کا راستہ سرخ سے دہانہ تنگ اور وہاں سے پھر غور بلاں تک فقط ملک افغانستان کے اندر واقع ہے اور اگر کوئی ریل اس رستہ کے برابر تیار کیجاوے تو وہ برابر ہر جگہ گورنمنٹ ہرات ہی کے علاقہ میں رہیگی۔ بشرطیکہ اسکے خلاف کوئی عہد نامہ نہ ہو +

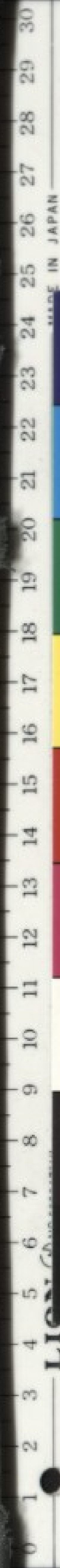
سر ہنری رالنسن نے اپنے مضمون کو رائے ذیل بیان کرکے ختم کیا۔ کہ کوئی شخص اس بات کی تردید نکریگا کہ روسیوں کی بحر کاسپین کے مشرق جانب پیشقدمی سے جو برابر ۲ سال گذشتہ سے ہوئی ہے اس ملک کو فایدہ عظیم پہنچا ہے اسمیں شک نہیں کہ کرغزوں ازبکوں اور ترکمانوں کے بیچ جائے وسط ایشیا کے ایک حصہ کثیر میں انکی حکومت قایم ہو جانے سے شایستگی اور انسانیت کو بہت کچھ نفع پہنچا ہے متبدل بردہ فروشی جسکے ساتھ کیسی کیسی سخت بیرحمیاں وہ بدعتیں ہوتی ہیں اب بالکل اٹھا دیگئی ہیں اور قزاقی بند ہوگئی ہے اور مسلمانوں کی سنگدلی اور مذہبی جوش اور بدعت عموماً کم ہوگئی ہے اور تجارت کی زیادہ حفاظت ہے رہیاں کی صنعت اور دستکاری کو تقویت دیگئی ہے اور ہر جگہ رعایا کی حاجت کا لحاظ ایشیائی رئیسوں کی بہ نسبت زیادہ کیا گیا ہے لیکن گو یہہ کیفیت خوشی اور اطمینان پیدا کرتی ہے تاہم اس سے میری ہرگز یہہ تسکین نہیں ہوتی کہ ہندوستان کی جانب روسیوں کے کار خیر توسیع سے کوئی عمدگی متصور ہے تاکہ ہم لوگوں پر فرض ہے کہ فرض ہی توسیع کے ایم لسر کی تجویز ہی کی حمایت کریں

جو وہ ہرات تک لانے کا قصد رکھتے ہیں۔ بیشک ہم لوگ بس سرخ پر فقط مسئلہ اصول کی نسبت بحث کرتے ہیں عملاً ابھی بحث میں ذرا بھی مصروف ہونیکا ابھی وقت نہیں آیا ہے کیونکہ ابھی اصلی ریل جاری ہونیکے بہت دن ہیں +

ایسے کار عظیم کے شروع کرنے کے لئے فقط روپیہ جمع کرنے کی تکلیف نہایت سخت پیش آئیگی ماسوائے اسکے ایرانی اور افغان گورنمنٹوں سے بیشک نا اتفاقی پیدا ہو جائیگی اگر ان دونوں سلطنتوں کے اندر ایک غیر ملک کی ریل جاری کرنیکی تجویز دراصل کیجائیگی۔ علاوہ بریں گریٹ برٹن کے قطعی طور سے پہلے مقابلہ کرنا پڑیگا کیونکہ اسوقت ہمارے ملک میں خواہ کوئی پولیٹکل فرقہ برسر حکومت ہو میں اسبات کو ہرگز یقین نہیں کر سکتا ہوں کہ اپنے موجودہ تعلقات مشرق کے ہوتے ہوئے یہہ قوم بے پروائی سے ایک ایسے منصوبہ پر نگاہ کریگی جو کامیاب ہونے پر ہم لوگوں کا نام کل وسط ایشیا میں بالکل خاک میں ملا دیگا اور سوائے اسکے ہم لوگوں کی سرحد کے اندر اس امن اور حفاظت کی کیفیت کو ضعیف کریگی جو ہندوستان کی بہبودی کے لئے اشد ضروری ہے اور خصوصاً جس حالت میں کہ یہہ بہبودی اسیوقت تک ہے جب تک کہ ملک کی ترقی خاموشی کے ساتھ ہوتی جاتی ہے اور دستکاری اور پیداوار میں فروغ ہوتا جاتا ہے +

یہہ غالب امر ہے (جبکہ نہر سویز کے متعلق ہے) اگر ہندوستان اور یورپ میں بذریعہ ریل کے سلسلہ آمد و رفت قایم ہوتا کہ یہہ ریل ملک روس میں ہوکر گذری ہوتی تو گریٹ برٹن چونکہ کل دنیا میں سب سے زیادہ پیداواری تجارتی مال و اسباب تیار کراتا ہے ضرور وہ دریا جلد تجارت کا سب سے زیادہ حصہ اپنی طرف کر لیتا مگر اسبات کو اس مسئلہ سے مطلق تعلق نہیں ہے کہ اگر مال اور مسافر کی آمد و رفت کے لئے فقط زیادہ آسانی ہو جاتی تو انکے لئے بڑے غضبناک پولیٹکل دغدغہ سے بچکر آنا پڑتا ہے

یہہ ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی حالتوں میں ہم لوگوں کے ہاتھ سے وہ سبقت نکلجاتی ہے اگر کسی یہہ جدت کے ذریعہ ... ہوگی



حاصل ہے اور نیز جسکا ہمکو اسقدر فخر ہے اور پھر ہم لوگوں کو مجبور ہو کر ہر وقت ہندوستان کو حالت مستعدی جنگ میں رکھنا پڑتا - فی الحقیقت ہماری ملک گیری کے سب سامان بالکل تبدیل ہو جاتے اور گو یہہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ اس سے خواہ نخواہ ہم لوگوں کو آخر میں نقصان پہونچتا تاہم کچھ وقت تک یہہ حالت رہتی - ہم لوگ تشویش اور تنگی میں تو رہتے جیسا کہ گلا گھونٹنا کوئی گورنمنٹ بخوشی نہیں چاہتی ہے +

غرضکہ میں نہایت عذر کے ساتھ روس کی تعریف کرنا چاہتا ہوں کہ اُسنے اعلیٰ درجہ کی کارگذاری وسط ایشیا کی شائستگی اور تہذیب کی نسبت نمایاں کی ہے اور غالباً آئندہ اور زیادہ دکھائیگا مگر مجکو خواہ مخواہ بڑی خوشی کے ساتھ وہ پولیٹیکل مسئلہ یاد کرنا پڑتا ہے جو اُسنے متواتر ظاہر کیا ہے اور جس کی نسبت میں اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ افغانستان (جنگ سے مشمول بہ ضلع بدخشاں) اُس کارروائی کے حلقہ سے باہر ہے - اور اب میں آخر میں ایم لسر کا انکی نہیں رپورٹ کی نسبت شکریہ ادا کرتا ہوں اور انکی اس تعریف میں میری زبان قاصر ہے کہ اُنہوں نے بڑی ہوشیاری اور جرات کے ساتھ اپنے وہ فرائض ادا کئے ہیں جو اُن کے سپرد کئے گئے تھے اور میں یہہ کہنے کی بھی اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے اعتبار ہے کہ انکا عاشق آباد سے سرخ ہو کر ہرات تک ریل جاری کرنیکا منصوبہ کامیاب نہ ہوا بہرکیف اُسوقت تک کہ ہم لوگ خود ہرات تک اپنی طرف سے ریل مقام سبی سے لیکر مقام قلعہ اور قندھار ہو کر نہ تیار کریں فقط +

اس تحریر سے روسیوں کے خیالات جو وہ افغانستان کی طرف رکھتے ہیں صاف صاف ظاہر ہو گئے ہیں - اور اگرچہ روسیوں نے ریل کی تجویز ابھی نہیں کی مگر یہہ ایم لسر صاحب کی تحقیقات خالی از علت نہیں ہے اور ضرور روسیوں کا یہہ ارادہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے کہ ہماری ریل ہرات تک تیار ہو جاوے سو پہلے انکا خیال ہی تھا تو اس تحقیقات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب روسی اپنے ارادہ میں کامیاب ہونگے +

مراسلات

مکتی فوج

اور

امرتسر

اس فوج کے میجر ٹکر صاحب اور انکی میم صاحبہ لاہور سے کل بارہ بجے کی ریل میں یہاں آئے - اُنکے استقبال کے لئے یہاں کے بعض یورپین اور اکثر دیسی مسیحیوں اور دیسی مسیحی بی بیوں کی جماعت اور اہل ہنود صاحبان اور اہل اسلام حاضر تھے - نہایت درجہ کی خوشی سے وہ سب سے ملے +

بابو ولیارام صاحب وکیل کی تحریک سے جو ایک معزز مسیحی ہیں تین بجے سے پانچ بجے تک شمعون کے جھنڈے والے ایک مکان میں میجر صاحب اور انکی میم صاحبہ کی خاطر ٹی پارٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں یورپین اور لیڈیاں اور دیسی مسیحی اور بی بیاں ایک سو کے قریب حاضر تھیں - اس جلسہ میں اوّل تو میجر صاحب اور انکی میم صاحبہ نے اپنے ہاتھوں سے جھانجھ اور دف بجا بجا کر جناب باری تعالیٰ کی حمد اور ستایش کے ایسے گیت گائے کہ ناظرین میں سے اکثروں کو رلا رلا دیا - انکا اُسوقت کا دیسی لباس پہنکر جہاں پر وہ ایک سولجین افسر تھے ہندوستانی بن جانا دلوں پر بہت ہی تاثیر بخش تھا +

اسکے بعد میجر صاحب نے اپنے فقیر ہونے کی وجہ یہہ بیان کی کہ خداوند مسیح سے جو نجات مینے پائی اُسکو اپنے ہندوستانی بھائیوں کے پاس اس طور سے بیان کروں کہ زندگی بھر تک کوئی اَور کام نہ کروں - پھر بہت دیر تک کمال درجہ کی بشاشت اور دلی تسلی سے اپنی دینی تجربہ کاری (جو امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ والوں کی اصطلاح میں اکسپیرینس سے مشہور ہو رہی ہے) بیان کی - اور کہا کہ خدا نے اپنے پاک کلام میں جن آسمانی اور لازوال برکتوں کا وعدہ کیا ہے وہ انسان کے جسم کے فنا ہونے کے بعد ہی نہیں ملتیں بلکہ اسی فانی اور زوال پذیر جسم کے ساتھ ملتی ہیں جیسا کہ مجھے مل گئی ہیں اور جو کوئی چاہے فوراً ملتی ہیں - ٹکر صاحب کے اس بیان سے خداوند کی نعمتوں کی نسبت استقبال کے صیغے ہرگز مستعمل نہ تھے بلکہ ماضی اور حال کے صیغے مستعمل تھے +

میجر صاحب نے جب گناہ کے تسلط کا بیان کیا اکثر لوگ زار زار روتے تھے - اور جب اُنہوں نے بذریعہ یسوع المسیح سے گناہ کے تسلط کا اُٹھ جانا بیان کیا تو حاضرین کی جان میں جان آئی اور آمین آمین پکارتے رہے +

صاحب ممدوح کے بیان کے خاتمہ پر پھر خدا کی حمد و ستایش میں بھجن گائے گئے خصوصاً مسز ٹکر صاحبہ کی تصنیف گیت گایا گیا - میم صاحبہ دف بجاتی تھیں اور صاحب جھانجھ بجاتے تھے - صاحب موصوف کے بیان میں کسی غیر مذہب اور ملت کی ہرگز توہین اور حقارت نہ تھی بلکہ صرف مسیحی دین کی فضیلتوں کو ہی بیان کرتے تھے +

مسز ٹکر صاحبہ اپنے خاوند کے بعد کھڑی ہوئیں اور اعلیٰ درجہ کی فصاحت اور پوری تاثیر کے ساتھ مسیحی دین کی ذاتی خاصیتوں کو بیان کرتی رہیں - پھر پاک کلام کے چیدہ وعدوں کو بیان کیا اور فرمایا کہ یہہ وعدے ہمکو اسی دنیا میں ملتے ہیں یہانتک کہ ہمکو مل گئے ہیں - اور جو کوئی چاہتا ہے وہ فوراً حاصل کر سکتا ہے - پھر عموماً انسان کی حالت کا بیان کیا جو بہت ہی دردناک بیان تھا اسکے بعد تقدیس اور روحانیت کے بارہ میں گفتگو کی اور ان نعمتوں کو یاد دلا کر کہا کہ یہہ آسمانی نعمتیں ہیں جو اسی جسم اور اسی زندگی میں ملتی ہیں - میم صاحبہ موصوفہ نے دل کی حالت اور شانتی (اطمینان) کی نسبت بہت ہی صحیح اور سچا تذکرہ کیا - اور بڑی تاکید کے ساتھ کہا کہ تقدیس اور روحانیت کے بعد اس نعمت کا حاصل ہونا ضروری ہے مسز ممدوحہ نے اپنے کلام کے خاتمہ میں تسلی اور پاکیزگی حاصل کرنے پر بہت ہی زور دیا - اور پھر یہہ ایک نیا بھجن گا کر مکتی ملی مکتی عیسیٰ سے مکتی ملی الخ ایک دوسرے سے رخصت ہوئے +

یہہ جلسہ پانچ بجے ختم ہوا - پھر چھ بجے یہاں کے شاندار ٹون ہال

میں ایک بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں یوروپین اور لیڈیاں اور لوگ سارے شہر ہر مذہب اور قوم کے حاضر تھے۔ اور دیسی مسیحی اور مسیحی بی بیاں بھی کثرت سے تھیں۔ یہاں یہہ پہلا جلسہ ہے جسمیں ایسی مسیحی بی بیاں حاضر تھیں۔ اس کثرت سے انبوہ تھی کہ جب شور و غل کا انتظام شہر کے معمولی منتظموں سے نہ ہو سکا تو بیم صاحبہ ممدوحہ کی دلپذیر تقریر سے ہو گیا۔ یہاں میجر نگر صاحب نے بہت ہی زور شور سے تقریر کی اور سامعین بھی بڑے ہی تپاک سے سُنتے تھے۔ شاید اسکی وجہ یہہ بھی کہ نگر صاحب پہلے خود حاکم ہو کر سامعین کو اپنی رعایا سمجھ کر ان سے گفتگو کرتے تھے۔ اور اب خود فقیر ہو کر اور سامعین کو اپنے حقیقی بھائی سمجھ کر اُن کی خدمت میں عرض اور التماس کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اوپر والی وجہ کمزور ہے بلکہ صداقت کے ظاہر کرنے کی وجہ سے ایسی تاثیر ہوئی کیونکہ صداقت کا اثر کہیں بھی خالی نہیں ہے +

اگرچہ میجر صاحب کا بیان ٹی پارٹی والے جلسہ کے بیان کے مقابل نیا بیان تھا مگر صداقتوں اور سچائیوں کا وہی حال تھا جو گویا لاتبدیل ہوا کرتی ہیں۔ انہوں نے سالویشن آرمی (کشتی نوح) کی تواریخ بھی بیان کی اور اپنا اُدھر مائل ہونا اور اسکی وجہ بھی بیان فرمائی ۔ بمبئی میں وارد ہونے کا حال اور اپنا حوالات میں ہو جانا بھی بیان کیا اور اسپر فخر بھی کیا کہ ہم انگلش راج کے سبب سے اس حالت پر اپنی ظاہری حکومت کی نسبت زیادہ خوش ہوئے۔ اور پھر کلکتہ اور وہاں کے باشندوں کی نسبت چند کلمات ظاہر کئے اور بڑی خوشی سے جناب بابو کیشب چندر سین صاحب کے ساتھ ملاقات کرنے اور بھجن گاتے ہوئے اُنکے ہاں جانے کا حال بیان کیا +

میجر صاحب کے بیان کے خاتمہ پر پھر بدستور دف اور جھانج کے ساتھ پیشوا سرب شکتمان پرم آتما جو ہی سروپ کرپا ہیں کی اُستت میں بھجن گائے گئے۔ الٰہی تاثیر کے ساتھ جب بیم صاحبہ دف اور میجر صاحب جھانج بجا بجا کر ہندوستانی گیت گاتے تھے تو سامعین حیرت کے عالم میں تھے۔ آخر مقدسہ مسز نگر صاحبہ کھڑی ہوئیں پھر انہوں نے اپنی تقریر میں تذکرہ کی کہ بڑے بڑے مجھسن روسا جو اُنکے مبارک خاوند کے والد اور نانا سے واقف تھے جو کمشنر و سپرنٹنڈنٹ ضلع قسمت بنارس اور ریذیڈنٹ راجہ بنارس اور جو ڈیشل کمشنر صوبہ اودہ تھے اُنکی بہو کی فقیری دیکھکر اور اُنکی حقیقی فصاحت اور بلاغت جو باعتبار عالی مضامین کے تھی عبرت اور حیرت کے عالم میں تھے۔ بیم صاحبہ نے بھی انسان کی گنہگاری ثابت کر کے اُس سے پاکیزگی کی مشورت دی۔ اور پھر اپنا تجربہ بھی بیان کیا اور گواہی دی کہ مجھکو یہہ نعمت یسوع مسیح سے مل گئی اور جو چاہے لے سکتا ہے۔ علاوہ اسکے مسز نگر صاحبہ نے بیان فرمایا کہ اس قسم کی صلاح دینیوالے کو اپنا خاص خیرخواہ سمجھنا چاہئے نہ کہ حضرت نوح کے عہد کے لوگوں کی مانند اُس خیرخواہ کو اپنا دشمن سمجھ کر اپنا آپ نقصان کر لیں اُس خیرخواہ کا جو آپ صاحبوں کا دلی درد مند ہے کچھ نقصان نہ ہوگا جیسا نوح کا نہیں ہوا +

اسی بیان پر بیم صاحبہ ممدوحہ نے اکتفا نہ کیا بلکہ روحانیت اور تقدس کے حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اُنکے وسائل بھی بیان کئے۔ اور صاف کہا کہ اگر آپ صاحبان فردوس میں پہنچ بھی جائیں تو بھی پاکیزگی اور تقدیس کے بغیر آپکو خوشی اور فرحت نہ ہوگی ۔ اسلئے دلی پاکیزگی اور روحانی تقدیس حاصل کرنی بہت ہی ضرور ہے۔ اور یہہ کہ اسی جسم اور اسی دُنیا میں یہہ نعمتیں حاصل کرنی چاہئیں اور ان نعمتوں کا حاصل کرنا کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ صرف اپنا دل خدا کی سپرد کرنا واجب ہے اور بس +

یہی ہے کہ ہم اپنا سب کچھ خدا کو دے دیں اور سب کچھ خدا کی مرضی کے مطابق کریں۔ ایک تھوڑی سی بات بھی خدا کی مرضی کے برخلاف نہ کریں الخ +

مسز نگر صاحبہ کے اس بیان پر کیا یوروپین اور کیا ہندوستانی حیران تھے اور سوائے چند شخصوں کے سب کے سب دل سے پسند کرتے تھے +

مذکورہ بالا بیانوں کے بعد میجر صاحب نے کچھ چندہ کی التماس کی۔ حاضرین میں سے جو ہندو مسلمان اور عیسائی تھے کچھ کچھ نقد اُنکی نذر کیا۔ اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا +

آج میجر صاحب اور بیم صاحبہ اپنے اور دوستوں اور ہم مذہبوں کو جو مقدس تھے دیکھتے رہے۔ اور پھر ساڑھے آٹھ بجے کی ریل میں خدا کی حمد اور ستائش کے گیت گاتے ہوئے حیدرآباد دکھن کی طرف رخصت ہوئے +

آخر میں ہم یہہ بھی لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ایک جنٹلمین مسلمان اور میجر صاحب سے یوں گفتگو ہوئی +

مسلمان جنٹلمین۔ میجر صاحب آپ کب تک یہاں رہینگے +

میجر صاحب بھائی صاحب میں دو ایک روز یہاں رہونگا +

مسلمان پھر کہاں جائیں گے +

میجر سکندرآباد جو حیدرآباد دکھن کا علاقہ ہے +

مسلمان پھر وہاں سے ولایت جائیں گے +

میجر نہیں بھائی (مسلمان صاحب کے گلے میں ہاتھ ڈالکر) میں ولایت نہیں جاؤنگا میرا وہاں وطن نہیں میرا وطن تو ہندوستان ہے اور یہاں مجھے بہت کام ہے +

ہمارے شہر کے اخبار ملقب با خبار مجلس اخلاق [illegible] نے ایک صفحہ کے قریب کشتی نوح کا حال لکھا ہے۔ باوجودیکہ اس اخبار کے صاحب راقم غیر عیسائی ہیں تو بھی انہوں نے جو کچھ لکھا ہے دلی انصاف سے حق لکھا ہے۔ ہمکو آج معلوم ہوا کہ یہہ اخبار کسی نیک نیت اور انصاف دوست کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ ہمیں کوئی بھی شبہ نہیں کہ میجر صاحب اور بیم صاحبہ نے اپنی اپنی زندگی کو خدا کے لئے محض خدا کے لئے قربان کر دیا ہے۔ حتی کہ جنکے دل صاف اور پاک ہونے کے قائل ہیں میجر نگر صاحب اور مسز نگر صاحبہ کے قول اور فعل صاف اور پاک ہو جاتے ہیں۔ اور جنکے دل ہی ویسے ہیں اُنکا اللہ حافظ ہے۔ اگر میجر صاحب غیر مذاہب پر حملہ کرتے تو بے شبہ اکثروں کو ناگوار گزرتا لیکن وہ ہرگز ایسا نہیں کرتے اُنکا منشا صرف گمنی سے آگاہ کرنا اور بعض غافلوں کو نیند سے جگانا ہے۔



اگر وہ اُن کے جگانے سے جاگ جائیں تو بہتر ورنہ اُنکی مرضی وہ اپنا خاص الخاص فرض ادا کر دیتے ہیں۔ معلوم نہیں بمبئی والوں نے کیوں اتنا تحمل ظہور کیا۔ اور اسپر وہاں کے حکام نے کیوں ایسی سبک سری کی۔ ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ بمبئی والوں کے تشدد کو ہم تشدد نہیں کہتے بلکہ مہربانی کہتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا تشدد جو درحقیقت مہربانی ہی نہ کرتے تو ہم لوگوں کی التماسوں پر کلکتہ اور پنجاب اور آودھ کے شایستہ لوگ اُنکی توجہ نہ کرتے۔ اسلئے ہم بمبئی والوں کے حق میں دلی دعائیں کرتے ہیں کہ خدا اُنپر مہربانی فرمائے اور اُنکو اپنا عرفان اور سمجھ بخشے اور آخر کو اُنکو اننت جیون (ہمیشہ کی زندگی) عنایت فرمائے +

راقم صمیم

عجیب قومی خدمت

رفیق ہند کے ایک نامہ نگار اخبار لاہور کے وقایع نگار نے قوم کی خدمت میں التماس کیا کی یک نوحہ خوانی کی ہے۔ اگر بنظر غور اس مضمون کو پڑھیں تو پادری صاحبان اور عیسائیوں کو گالیاں دیکر اہل ہند کو آبا و اجداد کی لیاقتوں کی یاد دلاکر اُبھارا ہے کہ خود اور اولاد کو عیسائیوں کی تصنیفات اور تالیفات سے نفرت کریں اور کرائیں اس مضمون میں جو گالیاں دی ہیں اُسکا جواب ہم سے تو نہیں ہوسکتا و این کار از تو آید الخ لیکن ہم سوال کرینگے کہ کیا یہی اخلاق رکھتے ہوئے عیسائی اخلاق کو بُرا کہتے ہو جو جملہ اخلاق کے مخالف بھی قایل ہیں اُسکو بے دلیل بُرا کہہ کر اپنے آپ کو کیوں ظاہر کرتے ہو۔ ذرا غور کرو اور سوچو کہ پادری صاحبان کے آنے سے پیشتر آزادی اور علوم اور اخلاق کا کیا حال تھا اور اب کیا حال ہے۔ تمام دنیا میں آزادی کے ظاہر کرنیوالا مسیحی مذہب ہوا ہے۔ غلاموں کے آزاد کرنے پر جنگ کس نے کئے اور اس طریقہ کو مسدود کرنے والی کونسی سلطنت ہوئی۔ تاریخ کا حوالہ دیکر ہندو یا محمدیوں میں سے کوئی سلطنت تو دکھلاؤ جو آزادی کی ساعی (افغانستان ایران چین وغیرہ) رہی ہو یا ہے۔ وہ تو ایمانیات پر رو دیتے ہیں پھر آپ اُنپر تعصب اور اخلاقی بزدلی کا الزام کیوں لگاتے ہیں اور مسیحی تعلیم کو لغو اور بیہودہ کہہ کر مغربی مہذبوں کو گنہگار کس دلیل سے کہتے ہو۔ مہربانی سے دلایل دو اور دکھلاؤ کہ گرنیڈ لیڈر سے بڑھکر کسنے اخلاق میں تعلیم دی ہے۔ بہت افسوس آتا ہے جبکہ آپ کہتے ہیں کہ دو ہزار برس گذر گئے اور ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا کہ مذہب عیسوی کے مسایل کیا ہیں۔ آپ کے اس فقرہ سے آپکی معلومات کی بہت کمی ظاہر ہوتی ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ مسیحی اخلاق پر طعن (بلکہ گالیاں) کرتے ہو۔ یہہ آپ کسطح سے جانتے ہیں کہ مسیحی واعظ خود پیروی نہیں کرتے اور بے مطالعہ کلام سُناتے ہیں۔ وہ پہلے دینی مدارس میں تعلیم پاتے پھر امتحان دیتے اور مسیح کی صلیب لئے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ منادی پر شہید ہوئے اور قید ہوئے کوڑے کھائے آگ میں ڈالے گئے مسیح کہ دنیا اُنکے لایق نہ تھی۔ پھر آپ کس دلیل سے ایسا فرمانے کی جُراءت کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے پورا حال معلوم کرو اور رائے قایم کرو اسطح سے خام اور جوش کی رائیں عوام پر ظاہر کرنے سے اپنی وقعت کو نقصان نہ پہنچاؤ اور اپنے برخلاف ایسی رائے قایم ہونے کا موقع نہ دو۔ مسیحی تعلیم اور مسیحی کُتب سے خوف نہ کھاؤ وید اور قرآن کو کھول کر (ترجمہ کرکے) لوگوں کے سامنے رکھو اور پھر اُنکو بجائے خوف اور نفرت دلانے کے یہہ سکھلاؤ کہ سب کو (معہ مسیحی کتب) پڑھو جو بہتر معلوم ہو اُسکو اختیار کرو۔ آپ کا بے تحاشا خوف خواہ مخواہ تمکو اسبات پر لاتا ہے کہ آپ کے دل میں چور ہے آپ جانتے ہیں کہ حقیقتیں اور اعلے اخلاق کہاں ہیں اور پھر اُس سے لوگوں کو خوف دلاتے ہو بقول آپ کے پھولوں کے نیچے سانپ نہیں ہے بلکہ کانٹوں میں پھول ہے کیونکہ مسیحی تکلیفات کے ساتھ بہشت اور ہمیشہ کی خوشی موجود ہے۔ پیارے دوست بلکہ تعصب کو چھوڑکر حقیقت کی تلاش کرو خواہ وہ عیسائی یا مہتر کے پاس ہو۔ عیسائی (بقول آپ کے) بے عقل ہی سہی مکار اور متعصب ہیں لیکن غور کرو اور سوچو کہ اُنکی تعلیمیں کیسی ہیں۔ آپ اور نیز کم لیاقتی اور زیادہ تنخواہ کا الزام بھی لگاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ایم۔ اے اور ڈاکٹر اور علوم کی ڈگری یافتہ لوگ ہیں جو تحصیلدار یا ادنی کمشنر اسسٹنٹ کمشنر کے برابر تنخواہ پاتے ہیں اور زندگی بھر ترقی نہیں برخلاف اسکے اگر وہ گورنمنٹ کی ملازمت کرتے تو بعض ہائی کورٹ کے جج بعض گورنر بعض سفیر وغیرہ ہوتے۔ خیر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو واقفیت نہیں لیکن اُنکی طرف آپ کا تعصب ہے۔ میرے بھائی ان برگزیدہ لوگوں کی طرف اپنے خراب خیال نہ کرو وہ تمہارے خیرخواہ ہیں۔ تمہاری دینی اور دنیاوی بہتری چاہتے ہیں۔ تمہاری نسبت اُن کے دلوں میں ہمدردی اور بہتری کے خیالات ہیں۔ وہ تھوڑے گذارہ پر تمہارے واسطے بے وطن اور بے دوستوں کے رہتے ہیں۔ پھر اسی مضمون کے ضمن میں آپ نے یہی اعتراض (تنخواہ سرکار سے) کیا ہے جو پہلے کیا تھا اور اُسکا جواب ہم مشن فنڈ کے عنوان سے نورافشاں میں دے چکے ہیں۔ آپ گالیاں نہ دیا کریں بلکہ عمدہ طور پر شایستہ الفاظ میں اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کا طریقہ سیکھیں تاکہ آپ کا دل بجائے بُرے الفاظ سے بگڑنے یا خراب ہونے کی ترقی کرے + راقم۔ آپکا خیرخواہ

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۲۰ فروری۔ لارڈ کمبرلی نے ہوس آف لارڈس میں بجواب سوال لارڈ گرین بروک کے وعدہ کیا کہ گورنمنٹ وہ کاغذات جو درباب مسودہ قانون فوجداری کے ہیں مرتب ہو جاینگے تو پیش کریگی۔ آخری تجویز کی سکرٹری اسٹیٹ نے باجلاس کونسل ضابطہ سے منظوری کی۔ ہوس آف کامنس میں ریسیم ایڈریس کی بابت بہت بڑا مباحثہ ہوا جسکو مسٹر گورسن ممبر چیتم نے پیش کیا تھا اور کہا کہ اگر آیرلینڈ کی ابتری اور بیقاعدگی میں اور رعایتیں ہوئیں تو افسوس

ہوگا اور ان رعایتوں سے ثابت ہوگا کہ اس ملک کے نافرمان اشخاص کو راضی کرنا چاہتے ہیں +

کلکتہ ۲۴ فروری - آج کوئی تجویز روبکار نہ ہوئی جو جمعہ کی کونسل میں پیش ہونیوالی ہو - لوگ اختیار کرتے ہیں کہ جبتک پھر کونسل کلکتہ میں جمع نہو یہہ مسودہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بدیں غرض ملتوی رہیگا کہ لوگوں کو رائے دینیکا موقع ملے - بنگال جلسہ تجارت میں کل اس مسودہ قانون پر غور ہوا اور ایک رزولیوشن پیش کیا جسمیں ناپسندیدگی ظاہر ہوا اور ارادگی کی حتی المقدور اعتراض کرینگے اور مسودہ قانون پاس نہونے دینگے - اس کارروائی میں یہہ تجویز قرار دی کہ گورنمنٹ کو عرضداشت گذرانیں اور جلسہ ہائے بمبئی و مدراس سے مراسلت ہوکر متفق ہوکر کارروائی کریں - وٹرو گڈہ میں بڑا جلسہ ہوا جسمیں باتفاق رائے یہہ تجویز قرار پائی کہ باشندگان آسام کے نام سے مسودہ قانون پر اعتراض کریں - کونسل کے اب دو دن باقی ہیں غالباً ان دونوں دنوں میں بنگال ایکٹ لگان پر گفتگو ہوگی +

لنڈن ۲۴ فروری - کل رات اجلاس کامنس میں مسٹر فارسٹر نے لینڈ لیگ کے لوگوں پر سخت چشم نمائی کی اور مسٹر پارنل کو متہم کیا کہ یا تو وہ عمداً فتورات اور خونریزی سے آنکھ بند رکھتے ہیں یا اصل معاملات کو دیکھنا نہیں چاہتے ہیں اور خوف دلانے والوں کی حرکات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اہل امریکا زرمراسلہ جو انگلستان کے قسم خوردہ دشمن ہیں قبول کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آیرلینڈ کی بہبودگی کچھ امید ہو اسوجہ سے کہ شرارت اور ظلم مسٹر پارنل کی اشتعالک سے ظاہر ہوئے ہیں - ہوس میں بڑی گرمجوشی ہوئی اور لوگوں نے آواز بلند کی کہ جواب دو مگر مسٹر پارنل خاموش رہے الا اُن کے ساتھیوں نے کہ مسٹر فارسٹر جھوٹ بولتے ہیں - لارڈ ہارٹنگٹن نے کہا کہ لینڈ لیگ کو اظہار دینا ضرور ہے جبہر مسٹر پارنل کے جرم بابۃ صوری کا فیصلہ کیا جائیگا - مسٹر پارنل آج جواب دینگے -

مسٹر اسٹافرڈ نارتھکوٹ ایک تجویز پیش کرینگے جس سے عہدنامہ کل پر ہم پر اعتراض ہوگا +

لنڈن ۲۴ فروری - سر آرتھر گارڈن کا نام درج گزٹ ہوا کہ بجائے سر جیمس لانگڈن کے گورنر سیلون مقرر ہوگئے +

لنڈن ۲۴ فروری - اجلاس کامنس میں کل رات مسٹر او برائن اور مسٹر اوڈانل نے بر بارہ حکمت عملی آیرلینڈ کے گورنمنٹ پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ اس ملک کے فسادات ایکٹ عبرت آمیز کا نتیجہ ہیں - فوجی جہاز کراکوڈائل نہر سویز سے گذرا الندن جاتا ہے +

قسطنطنیہ ۲۱ فروری - گورنمنٹ ٹرکی نے گورنر ٹریپولی کو حکم دیا ہے کہ اٹلی کے کانسل کی جو توہین ہوئی اُسکی عذر خواہی کریں جن لوگوں نے توہین کی تھی اُنکو سزا دیجاویگی +

پیرس ۲۱ فروری - ذیل کے لوگ جلسہ وزرا میں بھرتی ہوئے - ایم فری پریسیڈنٹ کونسل وزرا - اور وزیر تعلیم ایم چیلی مل وزیر دول اجنبیہ - ایم برن وزیر بحری - ایم رینا وزیر اندرونی - ایم ٹرارڈ وزیر خزانہ - ایم ہریسن وزیر تجارت - ایم تھیاڈن وزیر تجارت - ایم فری نے تجویز کیا کہ پریسیڈنٹ ایم گربوی حکم جاری کریں کہ فوج میں جو شاہزادے ہیں انکو پنشن کریں اور پنشن مقرر ہو +

کلکتہ ۲۲ فروری - مسودہ قانون لگان بنگالہ مسٹر البرٹ ۲ مارچ کو لیجسلیٹیف کونسل میں پیش کرینگے اور بموجب انتظام حال ۹ مارچ کو پھر اُسپر مباحثہ ہوگا اس صورت میں ہندوستان کے حکام کے اختیارات کا مسودہ قانون ملتوی رہیگا مگر افواہ مشہور ہے کہ اسکے بعد دو خاص نشستیں اسکے فیصلہ کے لئے ہونگی +

سکندرآباد ۲۳ فروری - آج مسئلہ جانشینی کا فیصلہ ہوا مندرجہ ذیل انتظام حقیقتاً قطعی ہوگئے - نظام ریذیڈنٹ کونسل ہونگے - خورشید جاہ اور بشیر الدولہ شریک پیشکار رہینگے - دیوان کے ساتھ سالار جنگ کے بڑے صاحبزادے دفتر میں کام کرینگے - غالباً آخرالذکر کونسل کے سکرٹری بھی ہونگے - بیشک یہہ فیصلہ ہر دلعزیز ہوگا گو چند آدمیوں کا دل ضرور دکھیگا - سر اسٹوارٹ بیلی کل ایک دربار منعقد کرینگے اور اتوار کی صبح کو وہاں سے روانہ ہونگے +

بمبئی ۲۶ فروری - منیچر کے دربار حیدرآباد میں سپریم گورنمنٹ کی منظوری سے سر اسٹوارٹ بیلی صاحب نے سرکاری طور پر سر سالار جنگ کی موت کے باعث مندرجہ ذیل انتظام عہدہ وزیر اعظمی کا اشتہار شایع کیا - کہ ایک ریجنسی کونسل مقرر ہو جسکے نظام حیدرآباد پریسیڈنٹ ہونگے - راجہ نریندر پرشاد پیشکار - نواب بشیر الدولہ اور نواب شمس الامرا اور میر لیاقت علی ممبر ہونگے - اور میر لیاقت علی کونسل موصوف کے سکرٹر بھی ہونگے - راجہ نریندر پرشاد اور میر لیاقت علی جائنٹ حکمران قرار پائے ہیں عہدہ دیوان ابتک خالی ہے اور نظام صاحب کی نابالغی تک یہہ عہدہ خالی رہیگا امید ہے کہ میر لیاقت علی اپنے والد کا جانشین ہونیکو اس عرصہ میں تیار ہو جائیگا اور دیوان مقرر ہوگا +

لودیانہ

۲۴ فروری کو جلسہ سلف گورنمنٹ کا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی جانب سے میونسپل کمیٹی کے ہال میں منعقد ہوا تھا - شہر کے اکثر اہل ہنود و اہل اسلام موجود تھے - اس جلسہ میں جو رائیں پیش ہوئی ہیں انکی نسبت گورنمنٹ میں رپوٹ بھیجی گئی ہے +

یہاں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا اور ہندو سبھا اہل ہنود کی طرف سے اور انجمن اسلامیہ اہل اسلام کی جانب سے مقرر ہوئی ہیں - اہل ہنود کی سبھا اور اہل اسلام کی انجمن اسلامیہ آیندہ سلف گورنمنٹ کے بچا تجی ہیں - انکی دیگر اغراض ہفتہ آیندہ میں بشرط گنجایش درج اخبار ہونگے - کیا خوب ہو کہ ان مختلف مجالس میں بالاتفاق دینی یا رسمی یا ملکی فتوحات کا بلا تعصب انسداد ہو ورنہ اگر اس سے بیشتر چار فریق میں تو اب چھہ ہو جاینگے - اتفاق کا خزانہ ڈیوڑھا ہو جائیگا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا